۲۷۶

۲۰۲/۷۸۶

فخرِ جبش

مرثیہ۔۔۱۲

درحالِ فخرِ جبش حضرت جون علیہ السلام

مصنفہٗ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقر رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔۱۳۸۶ھ م ۱۹۶۶ء

تعداد بند۔۔(۱۲۷)

www.emarsiya.com

نبضِ دوراں کا کوئی دیکھنے والا ہی نہ تھا | فکر نے عقل کے دامن کو سنبھالا ہی نہ تھا
ذہن نے جلوۂ توحید کو ڈھالا ہی نہ تھا | آنکھیں روشن تھیں مگر دل میں اُجالا ہی نہ تھا

رنگِ توحید نہ آتا تھا نظر محفل میں
تین سو ساٹھ صنم بیٹھے ہوئے تھے دل میں

دل پہ حاوی تھے بُری طرح سے مذموم صفات | فرطِ عصیاں کی سیاہی سے پریشان تھی رات
ایک مفہوم کی میزان میں تھے عیش و حیات | ذہن وافکار پہ تھے چھائے ہوئے لات ومنات

یہ صنم وہ ہیں جو اک روز جگہ پاتے ہیں
آستینوں میں منافق کے یہ چھپ جاتے ہیں

گھر میں شیطان اور انسان بہم بیٹھے تھے | عدل رکھتے نہ تھے مسند پہ حکم بیٹھے تھے
ظلم اور جَور کی کھا کر وہ قسم بیٹھے تھے | سرحدِ فکر پہ کعبے کے صنم بیٹھے تھے

جہل تھا، بے خبرِ علم و یقیں تھے انساں
چلتی پھرتی ہوی لاشیں تھے نہیں تھے انساں

خواب آتے تھے نظر عیش کی تعبیروں میں | شوخیِ نفس کا میلان تھا تحریروں میں
بھرتے تھے رنگِ یقیں وہم کی تصویروں میں | عقل جکڑی ہوی تھی رسم کی زنجیروں میں

اُن میں حیوان کے اوصاف تھے خونخوار وہ تھے
ہَوس و آز کے زنداں میں گرفتار وہ تھے

آنکھیں مخمور تھیں تاثیرِ نظر کچھ بھی نہ تھی | قلب میں قوتِ احساسِ ضرر کچھ بھی نہ تھی
آدمی نام کو تھے شانِ بشر کچھ بھی نہ تھی | خود فراموش تھے اپنی ہی خبر کچھ بھی نہ تھی

فہم ۔ آمادہ نہ تھا درسِ تمدن لینے
عقل بڑھتی ہی نہ تھی ہوش کے ناخن لینے

www.emarsiya.com

جن کو عزت نظر آتی رہی رسوائی میں | جو ملاتے تھے ہوس حُسن کی رعنائی میں
سَحَرِ عیش دکھاتے تھے جو انگڑائی میں | بات کرتے تھے جو شیطان سے تنہائی میں

جہلِ بوجہل کے ماحول سے محصور وہ تھے
عقل رکھتے ہوئے بھی عقل سے معذور وہ تھے

قید تھے قلب و نظر پنجۂ شیطانی میں | آبرو تُلتی تھی میزانِ ہوس رانی میں
قہر کا موجہ تھا یوں حرص کی طغیانی میں | جس طرح آگ لگے بہتے ہوئے پانی میں

صنفِ نسواں کی نہ تھی نظروں میں عزت گویا
اک کھلونہ نگہہِ بد میں تھی عورت گویا

ہر گھڑی تارِ نفس چھیڑتے جاتے تھے رباب | ذہن میں غُسلِ طہارت کا غُسالہ تھی شراب
تھا مکمل ورقِ قلب پہ عشرت کا نصاب | بارِ عصیاں کو نگاہوں پہ اُٹھائے تھا شباب

ایک ترکش کے تھے دو تیر حلال اور حرام
ہوتے جاتے تھے بغلگیر حلال اور حرام

رکھتے تھے گو کہ وہ اندازِ فصاحت میں کمال | نظر آتا تھا مگر موقعٔ مصرف پہ زوال
کھیل بچوں کا تھا اُن کے لئے تحریکِ قتال | کرتے تھے خون سے تاریخ کے اوراق کو لال

موت' خود برسرِ پیکار نظر آتی تھی
زندگی' خوں بھری تلوار نظر آتی تھی

باغِ دُنیا کی فضا جن کے لئے جنت تھی | حاصلِ زندگی ذہنوں میں فقط عشرت تھی
بے حیائی کی قبا پہنے ہوئے غیرت تھی | بے حجابی کی نظر جن کے لئے نعمت تھی

دیکھکر جن کو پریشاں تھا غلافِ کعبہ
یادِ اصنام میں کرتے تھے طوافِ کعبہ

www.emarsiya.com

بدنمائی کا تھا پیشانئ اوصاف پہ داغ | آسماں پر تھا مگر پستئ خصلت کا دِماغ
تھا حجابات میں غربت کے اندھیرے کا سُراغ | قصرِ زردار میں روشن تھے تموّل کے چراغ

بھوک ' خود موت کا پیغام نظر آتی تھی
مُفلسی ' لرزہ براندام نظر آتی تھی

آنکھیں مخمور تھیں چسکا تھا لگا ساغر کا | پست تھی فکر ' تصور بھی نہ تھا داور کا
بے گناہوں کی طرف رُخ تھا خمِ خنجر کا | باپ ہاتھوں سے گلا گھونٹتا تھا دختر کا

زندگی چادرِ بوسیدہ تھی صد پارہ تھی
قبر' بیٹی کے لئے موت کا گھوارہ تھی

رنگ ہفوات سے مانوس تھے سب اہلِ سخن | مُلکِ افکار میں تھا ظلم کے سکّے کا چلن
صاحبِ پُول تھے دولت کے خزانوں میں مگن | اُن کے اُترے ہوئے جامے تھے غریبوں کا کفن

مفلسوں کے لئے قاتل تھی نظر دولت کی
تیشۂ زر سے لحد کھودتے تھے غربت کی

خُم میں خود ہوگئے تھے غرق بلا کے مئے نوش | قلب میں رکھتے نہ تھے عزتِ ناموس کا جوش
نشۂ جہل میں سب اہلِ عرب تھے مدہوش | ہر قدم پر نظر آتے تھے وہاں بَردہ فروش

جو تھا زردار ' خریدار نظر آتا تھا
ہر طرف ' مصر کا بازار نظر آتا تھا

ایسے ماحول میں اک نورِ الٰہی چمکا | اُس نے اعلان کیا سب کا ہے بس ایک خدا
بن کے آیا میں دُنیا میں پیمبر ؐ اُس کا | منزلِ خیر کا میں آخری ہوں راہ نُما

ساری دُنیا کو مری راہ پہ چلنا ہوگا
زاویہ فکر کا عالم کو بدلنا ہوگا

www.emarsiya.com

عقل رکھتے ہوئے لیتے ہی نہیں عقل سے کام | معتدل اب نہیں انساں کے تفکُر کا نظام
اہلِ ثروت مُتکبرّ ہیں، نہیں اس میں کلام | پست بے حد ہے نگاہوں میں غلاموں کا مقام

نسلِ آدمؑ سے تو ہیں، گو یہ سپہدار نہیں
اتنی ذلت کے یہ انسان سزاوار نہیں

حق پہ مبنی ہیں ہدایاتِ رسولِ اکرمؐ | اہلِ احساس کا کیوں ہو سرِ تسلیم نہ خم
دینِ حق میں کہاں جائز ہے غلاموں پہ ستم | آدمی سب ہیں حقیقت میں عرب ہوں کہ عجم

قابلِ غور ہے تفریق کے شیدا کے لئے
لمحۂ فکر ہے یہ آج کی دُنیا کے لئے

حُسن، آئینۂ اوصاف کی تصویر نہیں | مال، انسان کے کردار کی تعبیر نہیں
نسل، ایمان کے قرآن کی تفسیر نہیں | رنگ، وجہِ شرف و عزت و توقیر نہیں

آدمی سب ہیں، کسی شکل کسی ڈھنگ کے ہوں
اُسکے بندے ہیں سب انسان، کسی رنگ کے ہوں

ہو سیاہ فام تو ہوتا نہیں ایماں میں خلل | چاند کا حُسن بڑھاتے رہے کالے بادل
آنکھ کا حُسن بڑھاتا ہی رہا ہے کاجل | ہو اندھیرا، تو ضیا دیتی ہے کھل کر مشعل

چشمِ بینائے بشر شان یہ دکھلاتی ہے
نور کی پُتلی، سیاہی میں نظر آتی ہے

مل نہیں سکتی فضائے شبِ ہجراں کی نظیر | وہ خیالات کی رَو سُرمئی مژگاں کے وہ تیر
پھرتے ہیں پائے تصور میں وہ پہنے زنجیر | کتنے آزاد ہیں زلفوں کی سیاہی کے اسیر

نور، نقطے کی سیاہی سے اُبل جاتا ہے
خال سے حُسن کا معیار بدل جاتا ہے

www.emarsiya.com

ہے اندھیرے میں نہاں حُسنِ رُخِ شامِ ابد | چشمِ انساں کی سیاہی ہے کہ ہے شانِ احد
ہے شبِ قدر پہ اک پَرتَوِ زلفِ احمدؐ | چومتے ہیں جسے وہ بھی تو حَجر ہے اسود

دیکھتے وہ ہیں جو کرتے ہیں طوافِ کعبہ
یہ حقیقت ہے کہ کالا ہے غلافِ کعبہ

دل کے گلزار میں ایماں کی تباہی نہ رہے | سر میں سودائے سرا پردۂ شاہی نہ رہے
قلب انسان کا، شیدائے نواہی نہ رہے | ہو سیہہ فام تو ہو، دل میں سیاہی نہ رہے

وہ صفائی ہو، کہ انوار کا مخزن ہو ضمیر
شمعِ سوزاں کی طرح قلب میں روشن ہو ضمیر

کیوں اوامر پہ ہو تصویرِ نواہی کا اثر | مالکِ فقر پہ ہو کس لئے شاہی کا اثر
کیوں ابوذرؓ پہ ہو زرّین کُلاہی کا اثر | قلبِ روشن پہ ہو کیوں رُخ کی سیاہی کا اثر

شکل، کیونکر مٹے، آئینۂ اسلامی سے
آدمیّت تو نہیں جاتی سیہہ فامی سے

دل کو آقا کے لیا کرتے ہیں اخلاقِ غلام | حق کی سرکار میں مضبوط ہے میثاقِ غلام
بزمِ منصب میں کہاں عیب ہے الحاقِ غلام | پست اوصاف کو کرتا نہیں اطلاقِ غلام

دل شکستہ ہوئے، ٹوٹے ہوئے جاموں کی طرح
بکتے ہیں یوسفِؑ کنعاں بھی غلاموں کی طرح

ایسے بھی نیک صفت گزرے ہیں دُنیا میں غلام | خیر پر جو تھے، ہوا خیر پہ جن کا انجام
آیا ان کی بھی زبانوں پہ خدا کا پیغام | پھیلا ہے ان کے توسط سے بھی دینِ اسلام

کام عُقبا کے اِنھوں نے کیئے کیسے کیسے
ان غلاموں میں بھی عالم ہوئے کیسے کیسے

www.emarsiya.com

ثعلَبہ ایک تھے مشہور فقیہہ و قاری | زُہد اُن میں تھا' احادیث کے وہ تھے راوی
عالمِ دیں بھی تھے لغوی بھی تھے اور تھے نحوی | سب عرب کے اُدَبا کرتے تھے عزت اُن کی

فیضِ معبود سے وہ تھے فُصحاً میں شامل
تھے غلام ایسے' ہوئے جو عُلماً میں شامل

ایک ایسے بھی تھے ان میں ہی فقیہہِ یکتا | علم تھا فقہ میں سلمانؓ سے بڑھ کر اُن کا
اُن کے بارے میں یہ فرماتے ہیں موسیٰ رضاؑ | ''جنتی ہونے کا انکے میں ہوں ضامن بخدا''

اُن کی توصیف ہو کیا' نیک تھے مسکین وہ تھے
نام َ یُونس تھا' غلامِ بنِ یقطین وہ تھے

تھا آئمہؑ کی نگاہوں میں بڑا اُن کا وقار | الفتِ حیدرِؑ سفدر میں رہے ہیں سرشار
وہ مصنف بھی' مولف بھی تھے' اور تھے دیندار | کی ہیں تدوین حدیثوں کی کُتب' ایک ہزار

یاد ۔ کعبے کو ہے اعمال کی گِنتی چوّن
عُمرے چون جو بجالائے تو حج بھی چون

حافظِ علمِ آئمہؑ ہوئے دُنیا میں یہ چار | ایک سلمان ہیں اور دوسرے جابر دیندار
تیسرے سیّدِ خوش بخت ہیں اللہ رے وقار | چوتھے یُونُس ہیں' ہوا فضل کا جنکے اظہار

قولِ معصوم ہے' تھے صاحبِ ایماں یُونُس
دہر میں اپنے زمانے کے تھے سلماں یُونُس

ان غلاموں میں بھی کیا صاحبِ کردار ہوئے | کہ علمداریٔ لشکر کے سزاوار ہوئے
جو شرف یاب غلامانِ وفادار ہوئے | اُن میں ہی لشکرِ اسلام کے سردار ہوئے

زید ۔ سردار ۔ بہ احکامِ نبیؐ بنکے گئے
جنگِ مُوتہ میں علمدار یہی بنکے گئے

www.emarsiya.com

زید دراصل پیمبرؐ کے تھے آزاد غلام | ان کا بیٹا تھا اُسامہ جو تھا مشہورِ عوام
جب پیمبرؐ نے کیئے جنگ کے صادر احکام | ان کو حاصل ہوا سرداریٔ لشکر کا مقام

جنکو احکامِ نبیؐ قلب سے ملحوظ رہے
بالیقیں غیظِ پیمبرؐ سے وہ محفوظ رہے

نفسِ آزادیٔ انساں جو ہو محکومِ غلام | کیوں نہ شاہی کی تمنائیں ہوں مخدومِ غلام
خانۂ فاطمہؑ ہے جنتِ مقسومِ غلام | آ کے اس گھر میں بدل جاتا ہے مفہومِ غلام

رفعتیں ملتی ہیں انساں کو درِ حیدرؑ سے
پوچھیئے کیا ہے غلامئی علیؑ ۔ قنبر سے

وہ علیؑ جس نے کیا عزتِ انساں کو عیاں | وہ علیؑ ۔جس کی نظر میں تھے سب انساں انساں
وہ علیؑ جس نے کیا فکر و نظر کو حیراں | وہ علیؑ ۔ خارج از امکان ہے جس کا عرفاں

نفسِ اللہ ہیں اور نفسِ پیمبرؐ حیدرؑ
عقل حیراں ہے، عجائب کے ہیں مظہر حیدرؑ

عابدو ۔ عرش پہ ہے طاعتِ امکانِ علیؑ | عالمو ۔ معنیٔ توحید ہے ایقانِ علیؑ
مومنو ۔ فہم میں آئیگا نہ ایمانِ علیؑ | عارفو ۔ تم کو ہو کس طرح سے عرفانِ علیؑ

دوستو ۔ یہ کوئی پہچان نہیں آپس کی
عاقلو ۔ یہ تو نہیں بات تمہارے بس کی

راہ میں حضرتِ سلماںؓ سے کسی نے پوچھا | کون مسجد میں ہیں اس دم ۔ تمہیں معلوم ہے کیا
بولے وہ، ایک تو بیٹھے ہیں رسولِؐ دوسرا | دوسرے وہ ہیں ۔ جنہیں میں نہیں پہچان سکا

آ کے مسجد میں جو دیکھا تو ولی بیٹھے تھے
ساتھ پیغمبرِؐ برحق کے علیؑ بیٹھے تھے

www.emarsiya.com

حال یہ دیکھ کے وہ ہوگیا بالکل حیراں
اُس نے پھر عرض کی، یہ صاف ہوا مجھ پہ عیاں
من وعن کہہ دیا سلمانؓ کا حضرت سے بیاں
یا نبیؐ کہہ گئے ہیں جھوٹ جنابِ سلماںؓ

اسد اللہؑ کو کس طرح نہیں جانتے وہ ؟
آپ ہی کہئے علیؑ کو نہیں پہچانتے وہ ؟

واقعہ پوچھا نبیؐ نے تو یہ سلماںؓ نے کہا
میں نے جانا ہے یا خالق نے علیؑ کو جانا
آپ ہی کا تو یہ ارشاد ہے میرے آقا
عارفِ ذاتِ علیؑ کوئی نہیں دو کے سوا

میں خدا ہوں نہ پیمبرؐ ۔ جو اُنہیں جانوں گا
کس طرح حیدرِؑ کرّار کو پہچانوں گا

مومنو ۔ صاف حدیثِ نبوی سے ہے عیاں
اُن کی ہے ذات کہاں فہم ہماری ہے کہاں
ہو نہیں سکتا مکمل تو علیؑ کا عرفاں
معرفت ہم کو ہے حیدرؑ کی بقدرِ امکاں

اُن کی منزل کا پتہ کوئی کہاں جان سکے
ہم تو کیا کیا چیز ہیں ۔ سلمانؓ نہ پہچان سکے

باغِ فردوس ہے حیدرؑ کی وِلا کا مطلب
ان کی الفت ہی کے حلقے میں یہ محصور ہیں سب
فی الحقیقت ہے یہ مومن کے لئے نعمتِ رب
وہ ہو فارس کہ یمن ۔ ملکِ حبش ہو کہ عرب

یہ وہ الفت ہے جو پابندِ اثر رہتی ہے
کلِ ایماں ہی پہ مومن کی نظر رہتی ہے

جس کا دل کعبہ ہو حیدرؑ کی محبت ہے وہیں
یہ کسی ملک کے افراد سے مخصوص نہیں
عشقِ صادق کا حقیقت میں خزانہ ہے یہیں
رہبری کرتی ہے توفیق وہ رہتے ہوں کہیں

جونؑ وسلمانؓ دلوں میں جو تڑپ پاتے ہیں
کھنچ کے خود اپنے وطن سے وہ چلے آتے ہیں

www.emarsiya.com

اب سُناتا ہوں غلامانِ وفادار کے نام
کربلا میں چلے آئے تھے یہ ہمراہِ امامؑ
پیشِ اللہ و نبیؐ جن کا ہے اک خاص مقام
فخرِ اَحرارِ جہاں ہیں بہ حقیقت یہ غلام
جان دینے کے لئے پیشِ امامؑ آئے ہیں
روزِ عاشور، یہ چودہ ہیں جو کام آئے ہیں

تُرکی و قاربِ خوش قسمت و فرخندہ لقب
جابر و رافع و سالم سے حُسینی مشرب
نصرِ جانباز ۔ سلیم اور شبیب اہلِ عرب
منہج و سعد و سلیماں، بنِ حارث، شوذب
سب کو معلوم ہے مشہورِ زماں کون ہوئے
شاملِ زینتِ فردِ شہدأ جونؑ ہوئے

جان دی شاہؑ پہ، اے جونؑ ترا کیا ہو بیاں
جوہرِ حقِ وفا تو نے کئے رن میں عیاں
مثلِ حُرؑ ہے تری قسمت کا ستارہ تاباں
دَورِ پیری تھا، مگر دل میں تھا ایمان جواں
عزم نے قلب میں نصرت کی نشانی دیکھی
تیرے تیور میں شجاعت نے جوانی دیکھی

فردِ اَحرار میں شامل نہ ہو کیونکر ترا نام
تیرا آقا وہ ہے جو خلق کا چوتھا ہے امامؑ
ناصرانِ شہِؑ والا میں ہے تُو ۔ کیا ہے مقام
جس پہ آزادیاں صدقے ہوں، تُو ایسا ہے غلام
قلبِ آزاد کی آواز ہے حامی تیری
فخرِ شاہی ہے حقیقت میں غلامی تیری

تیرا ایمان جواں ہے علی اکبرؑ کی قسم
کیسا خوش بخت ہے تُو ۔ حُرؑ کے مقدر کی قسم
نام تیرا بھی شہیدوں میں ہے محضر کی قسم
تُو ہے آزاد ۔ غلامئ ابوذر کی قسم
پَرتوِ حُسنِ وفا فطرتِ آزاد پہ ہے
رنگ بھی تیرا فدا گیسوئے سجادؑ پہ ہے

www.emarsiya.com

سَب پہ ظاہر کئے انصاف کے جوہر شہؑ نے | کردیا عالمِ کردار کو ششدر شہؑ نے
یوں دکھایا ہے مُساوات کا منظر شہؑ نے | تجھ کو سیراب کیا سَب کے برابر شہؑ نے

تشنہ کامی کی روایات کے راوی سَب تھے
چشمِ عدلِ شہِؑ والا میں مُساوی سَب تھے

شہؑ کا ناصر ہے تُو ۔ کیا کیا ہوں بیاں تیرے صفات | عالمِ تشنہ لبی میں نہ چُھٹی راہِ ثبات
تیری آنکھوں میں سماتا نہ تھا دریائے فرات | خون کے قطروں سے تُو ۔ تولتا تھا وزنِ حیات

جان شبیرؑ پہ دی ' خونِ گلو ٹپکایا
تُو نے سرورؑ کے پسینے پہ لہو ٹپکایا

نصرتِ شاہؑ میں کی تُو نے عدو سے پیکار | سنگِ اسود کی قسم رنگ ترا تھا غم خوار
کرتے ہیں قدر تری سارے جہاں کے اَحرار | شان اللہ کی اللہ رے ترے خوں کا وقار

تجھ کو جس وقت شہادت کا سُبو ملتا ہے
خونِ شبیرؑ میں تیرا بھی لہو ملتا ہے

رکھ لی عاشور کے دن نفس کی عزت تُو نے | کردیا رن میں ادا حقِ مودّت تُو نے
کس مسرت سے پیا جامِ شہادت تُو نے | یوں پیمبرؐ کو دیا اجرِ رسالت تُو نے

ہے تری روح کا جنت کے گلستاں میں مقام
تیرے لاشے کا بھی ہے گنجِ شہیداں میں مقام

ایک ایسی بھی وفادار جہاں میں گزری | لائقِ داد ہے دربار میں ہمت جس کی
دیکھنا چاہتا تھا بنتِ علیؑ کو جو شقی | سامنے سے نہ یہ زینبؑ کے کسی طَور ہٹی

کیا جری خواہرِ سلطانِ زمن کی تھی کنیز
یہ بھی اے فخرِ حبش تیرے وطن کی تھی کنیز

www.emarsiya.com

شام کی فوج ہوی تیری نظر سے مغلوب | سبطِ محبوبِ خدا تجھ کو رہا ہے محبوب
آج ہے تُو ہی مری فکر و نظر کا مطلوب | جس قدر ہے ترے چہرے کی سیاہی مرغوب

واقعہ تیرا عجب ڈھنگ سے لکھا میں نے
مرثیہ پورا ۔ ترے رنگ سے لکھا میں نے

تُو بھی ہے گنجِ شہیداں میں یہ کیا کچھ کم ہے | فرق ہر زائرِ شبیرؑ کا جس جا خم ہے
داخلِ ماتمِ شبیرؑ ترا ماتم ہے | غمِ شبیرؑ سے مربوط ترا بھی غم ہے

مجلسِ غم میں تو پَر تو نظر آیا تیرا
جو سیہ پوش ہیں ۔ اُن سب پہ ہے سایا تیرا

صبحِ عاشورِ محرم تھا عجب تیرا حال | نقطۂ اوج پہ تھا تیری وفاؤں کا کمال
منزلِ نصرتِ شبیرؑ پہ تھا تیرا خیال | شاہؑ کو وقتِ اذاں تُو نظر آتا تھا بلالؓ

خوں میں ڈوبی ہوی تھی یومِ شہادت کی سحر
کربلا میں ہوی دسویں کو قیامت کی سحر

چشمِ افلاک نے ایسا نہ سویرا دیکھا | گرد ۔ شبیرؑ کے انصار کا گھیرا دیکھا
طائرِ نور کا آنکھوں میں بسیرا دیکھا | ہے تعجب کہ اُجالے میں اندھیرا دیکھا

نور وہ صبح کا وہ چہرۂ ضرغامِ حبش
ایک ہی وقت میں ہے صبحِ عرب شامِ حبش

سُرخ آتی ہے نظر صبح کے چہرے کی ضیا | آ کے رُک جاتی ہے پیاسوں کے قریں ٹھنڈی ہوا
خوں فشاں جانبِ مشرق سے جو سورج نکلا | شام کو کچھ نہ ملا ۔ جونؑ کا دامن تھاما

وقت گزرا ہوا کس بھیس میں مستور ہے آج
جونؑ کے رنگ میں گویا شبِ عاشور ہے آج

www.emarsiya.com

تھرتھراتی ہوی وہ صبح کے سورج کی کرن
دیکھ کر شمر کو وہ دین کے ماتھے پہ شکن
گردِ صحرا کی وہ صورت میں شہِؑ دیں کا کفن
وہ علمدارؑ کو تکتا ہوا شمشیر کا فن

آنسوؤں سے رُخِ زینبؑ کا وہ دُھلتے جانا
تیغِ عباسؑ کے ڈورے کا وہ کُھلتے جانا

حدِ آخر پہ شبابِ علی اکبرؑ کا کمال
ورقِ صلحِ حسنؑ میں رُخِ قاسمؑ کا جلال
قلبِ عباسؑ میں وہ چادرِ زینبؑ کا خیال
عزمِ شبیرؑ سے حیران وہ بیعت کا سوال

خوں بہتر کا وہ انوارِ سحر میں تُلنا
قلبِ انصار کا وہ شہؑ کی نظر میں تُلنا

ظُلم کی زد پہ وہ میداں میں بہتر مظلوم
گرد ۔ گہوارۂ اصغرؑ کے وہ بچوں کا ہجوم
آبِ دریا سے بنِ ساقئی کوثر محروم
پیاس کا سامنے آنکھوں کے مجسم مفہوم

موج ۔ بے تاب ہر اک ۔ خلد میں وہ کوثر کی
سینۂ شاہؑ میں دھڑکن وہ دلِ اصغرؑ کی

ذمّے عباسؑ کے وہ درسِ وفا کی تعلیم
یک بیک حُرؑ کے خیالاتِ وغا میں ترمیم
لحنِ احمدؐ میں وہ اکبرؑ کی اذاں کی تفہیم
حلقِ شہؑ پر وہ رقم منزلتِ ذبحِ عظیم

خونِ احمدؐ کی وہ شبیرؑ سے تاثیر عیاں
دہر میں خوابِ براہیمؑ کی تعبیر عیاں

کامیابی کی وہ سرحد پہ حسینی مقصود
دخترِ احمدِ مرسلؐ کا وہ باطن میں وجود
دُور تک پھیلے ہوئے صبحِ قیامت کے حدود
بال کھولے ہوئے وہ فاطمہؑ زہرا کا ورود

ذرّے بھی کانپتے ہیں، مہر بھی تھراتا ہے
آہِ زہراؑ کا اثر صاف نظر آتا ہے

www.emarsiya.com

جاذبِ قلب ہے اکبرؑ کی اذاں کا انداز
صف ہے جونؑ بھی ہوتی ہے عبادت آغاز
سبطِ احمدؐ کی امامت میں ہے آغازِ نماز
''نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز''

اُسکے بندے ہیں سبھی، سب کو ہے نسبت حق سے
جسکا تقویٰ ہے بڑا اُسکو ہے قربت حق سے

الغرض فرض ادا کرکے جو اُٹھے حضرت
کیا بھائی کو عطا رائتِ فوجِ ہمت
قلب میں بڑھنے لگی عزم وعمل کی طاقت
روئے عباسؑ سے ظاہر تھی علیؑ کی شوکت

قلب ۔ بے چین ہوا، حق کے ولی یاد آئے
بھائی کی دیکھی جو صورت تو علیؑ یاد آئے

آکے میدان میں کی سبطِ نبیؐ نے تقریر
ہوئے آمادۂ پیکار شہِؑ عرش سریر
فوجِ شبیرؑ پہ مارا پسرِ سعد نے تیر
خونِ شبیرؑ کے پیاسے تھے ہزاروں بے پیر

آگے بڑھتے نہ تھے میداں میں سواروں کے قدم
روکے رکھے تھے بہتر نے ہزاروں کے قدم

اُس طرف سب تھے بداطوار، ادہر تھے دیندار
خود فراموش اُدہر اور ادہر تھے خوددار
تھے اُدہر عیش میں سرشار، ادہر تھے غم خوار
اُس طرف جمع تھے فرّار، ادہر تھے کرّار

اُس طرف رن میں تھے حیوان، ادہر آدم تھے
اُس طرف تھے بُزکوہی تو ادہر ضیغم تھے

شاہؑ کے واسطے انصار دُعا کرتے تھے
شبِ عاشور کے وعدے کو وفا کرتے تھے
سب کے سب اجرِ رسالت کو ادا کرتے تھے
بھوک اور پیاس کی حالت میں وغا کرتے تھے

رن میں لاکھوں کی بہتر پہ چڑہائی نہ ہوی
صفحۂ ارض پہ ایسی تو لڑائی نہ ہوی

www.emarsiya.com

رن میں اُٹھتا ہوا گھوڑوں کی وہ ٹاپوں کا غبار
میمنے پر وہ بنِ قینؑ کے دستے کا قرار
میسرے سے وہ حبیبؑ ابن مظاہر کی پکار
قلبِ لشکر سے وہ عباسِ علیؑ کی للکار
رن میں وہ جرأتِ قلّت سے پریشاں کثرت
ہمتِ فوجِ حسینی سے وہ حیراں کثرت

ہوی رن میں نہ سر و تن کی جدائی ایسی
تیغ نے دیکھی نہ ہاتھوں کی صفائی ایسی
نہ سُنی گوشِ شجاعت نے دوہائی ایسی
ہوی دریا پہ نہ پیاسوں کی لڑائی ایسی
تیغ ہر شیر کی بے تاب نظر آتی تھی
ہر طرف ماہیٔ بے آب نظر آتی تھی

کام جب آچکے میدان میں انصار پچاس
جونؑ حاضر ہوئے رخصت کیلئے شاہؑ کے پاس
عرض کی اے مرے سردار، مرے رُتبہ شناس
بیکسی دیکھکے حضرت کی نہیں مجھ میں حواس
گر کے گھوڑے سے میں بھیجوں گا سلام آقا پر
اذن دیجے کہ تصدّق ہو غلام آقا پر

بولے شبیرؑ کہ اے پاک دل و خوش انجام
ہم نے پالا تھا تجھے تاکہ ہو تجھ کو آرام
آج ہم سب پہ عجب ٹوٹ پڑے ہیں آلام
اس ضعیفی میں نہ میداں کی طرف کر اِقدام
کم ہے کیا ایک نے بوڑھوں کی جو وقعت رکھ لی
پیریٔ ابنِ مظاہرؑ نے تو عزت رکھ لی

سن رسیدہ ہے تُو ۔ میں اذنِ وغا دوں کیونکر
نقش ۔ خدمت کا تری دل سے مٹادوں کیونکر
جونؑ ۔ میں تیری اطاعت کو بُھلا دوں کیونکر
تُو ہی کہہ ۔ میں تجھے مرنے کی رِضا دوں کیونکر
ہے اجازت مری ۔ شکوہ نہ کروں گا اے جونؑ
چھوڑ کر ہم کو کسی سَمت نکل جا ۔ اے جونؑ

www.emarsiya.com

بس یہ سُننا تھا کہ تھرّانے لگا وہ غمخوار
جوڑ کر ہاتھ کہا ۔ اے مرے آقا ۔ سرکار
اشک آنکھوں سے جو ٹپکے تو ہوئے تر رُخسار
بے وفائی تو یہ خادم نہ کرے گا زینہار
ساتھ آقا کا نہ راحت میں کبھی چھوڑوں میں
جب مصیبت کے دن آجائیں تو مُنہ موڑوں میں؟

اذن ملتا نہیں کیوں مجھ کو یہ میں اب سمجھا
میرا خوں آپ کے خوں میں ملے کیونکر مولاؑ
غیر معروف نَسَب ہے مرا ۔ میں ہوں کالا
اس لئے اذنِ وغا کا نہیں شاید منشا
آپ ہیں حقِ مجسم مرا ایمان یہ ہے
میرا خوں آپ کے خوں میں ملے ارمان یہ ہے

بولے شبیرؑ ۔ یہ منشا نہیں میرا ۔ اے جَونؑ
قابلِ جنگ نہیں حال یہ تیرا ۔ اے جَونؑ
میرے انکار کو تُو نے نہیں سمجھا ۔ اے جَونؑ
تین دن سے ہے تُو اس عُمر میں پیاسا اے جَونؑ
خُلد سے تیرے لئے بادِ بہاری آئی
بیکسی پر مری اب رو ۔ تری باری آئی

تجھ کو توفیق ملی ۔ تخمِ عمل بوتا ہے
اپنا مُنہ آنسوؤں سے کس لئے اب دھوتا ہے
فرشِ غفلت پہ کسی وقت نہیں سوتا ہے
جسم میں گر ہو سیہ خون تو کیا ہوتا ہے
خوں کی نسبت سے نہ کیوں رنگ ہو مطعون ۔ سفید
شکر کر اس پہ کہ تیرا نہ ہوا خون ۔ سفید

جا تجھے اذن دیا ۔ رن میں دکھا اب جوہر
خلد کے باغ میں جب بعدِ شہادت ہو گزر
کوثری جام تجھے دیں گے جناں میں حیدرؑ
پوچھنا تُو ۔ یہ بلالِ حبشی سے مل کر
دل میں گھر کرتی تھی کیا طرزِ بیانِ اکبرؑ
کیا سُنی تم نے بھی آوازِ اذانِ اکبرؑ

www.emarsiya.com

سُن کے آوازِ اذاں سوچتے تھے کیا حیدرؑ
ہوا فردوس میں کیا فاطمہؑ زہرا پہ اثر
پوچھنا اُن سے یہ۔ کس حال میں تھے پیغمبرؐ
آج کیا گوش بر آواز ہوئے تھے شبرؑ

مرحبا کہتے تھے یا صلِ علیٰ کہتے تھے
علی اکبرؑ کی اذاں سُن کے وہ کیا کہتے تھے

جَونؑ کو شاہؑ نے جب رن کی اجازت دیدی
بیٹھ کر گھوڑے پہ میدان کی وسعت دیکھی
شاہؑ کے قدموں سے غازی نے جبیں اپنی ملی
رن کی جانب وہ چلا پڑھتا ہوا نادِ علیؑ

ہم وطن کے نظر آتے ہیں جلالی تیور
جَونؑ کے چہرے سے ظاہر ہیں بلالی تیور

اس کی پیشانی پہ شبیرؑ کی ہے گردِ قدم
جِلد کا رنگ ہے ہم رنگِ لباسِ ماتم
پیاسے بچوں کے تصور سے ہیں آنکھیں پُرنم
دل کی گہرائی میں ہے بیکسئ شاہؑ کا غم

پُتلیاں آنکھوں کی اک دائرۂ نُور میں ہیں
زلفیں ڈوبی ہوئیں رنگِ شبِ عاشور میں ہیں

اس کی شمشیر در آئیگی دلِ باطل میں
سر ہے ہاتھوں پہ شہادت کی ہے یہ منزل میں
قلب سے پڑھتا ہے یہ نادِ علیؑ مشکل میں
رعشہ ہاتھوں میں ہے مرنے کی تڑپ ہے دل میں

جُھرّیاں چہرے پہ ہیں یا کہ سراسر ہیں شکن
شبِ تاریک میں نصرت کے ورق پر ہیں شکن

رُخ ہے میداں کی طرف گھوڑے پہ ہے یہ غازی
باتیں کرتا ہوا جاتا ہے ہوا سے تازی
اس کو آتی نہیں دُنیا کی زمانہ سازی
آج میدان میں لے جائیگا یہ تو بازی

کامرانی کے تیقُّن میں چلا جاتا ہے
لیکے راکب کو بس اک دُھن میں چلا جاتا ہے

www.emarsiya.com

اس نے میدان میں رفتارِ ہوا کو توڑا
اس کے راکب نے ہر اک چیز کو پیچھے چھوڑا
یہ وہ ہے جس کے لئے زیب نہیں ہے کوڑا
نصرتِ شہؑ کے خیالات کی رَو ہے گھوڑا
روک سکتا نہیں اب راہ کو باطل اسکی
قتل گہہ جَونؑ کی میداں میں ہے منزل اسکی

لشکرِ ظلم کے نزدیک جب آیا غازی
اک بہادر کی طرح رن میں چڑھا کر تیوری
روک کر گھوڑے کو میدان میں ۔ گردن تھپکی
نظرِ غیظ و غضب فوجِ عدو پر ڈالی
شہؑ کے اعدا سے مخاطب سرِ میداں وہ ہوا
تیغ تولے ہوئے، یوں رن میں رجز خواں وہ ہوا

کوفیو ۔ کیا نہیں معلوم تمہیں میرا نام
جو دو عالم کا ہے سردار وہ میرا ہے امامؑ
مجھ کو پہچانتے ہیں سارے مدینے کے عوام
جس پہ شاہی کو بھی رشک آئے ۔ میں ایسا ہوں غلام
میں بتا تا ہوں ابوذرؓ کی قسم ۔ کون ہوں میں
خوب پہچان لو اے لشکریو ۔ جَونؑ ہوں میں

شامیو ۔ دل میں مرے تم سے لڑائی کا ہے شوق
رُتبہ ہے موتیوں کے ہار سے بھی اُس کا فوق
ہوں سرِ شہؑ پہ فدا دل میں شہادت کا ہے ذوق
میری گردن میں جو عابدؑ کی غلامی کا ہے طوق
ہیں علمدارؑ ۔ مرے رنگِ جلالی کے گواہ
حُرؑ تھے بے شک مری آزاد خیالی کے گواہ

کام آئے جو شہِؑ دیں کے وہ سر رکھتا ہوں
راہِ الفت میں ابوذرؓ کی نظر رکھتا ہوں
نہ زمیں رکھتا ہوں دُنیا میں نہ زر رکھتا ہوں
جیتے جی گلشنِ جنت کی خبر رکھتا ہوں
اب مرے سامنے گلزارِ جناں والے ہیں
پردے آنکھوں سے شہِؑ دیں نے اُٹھا ڈالے ہیں

www.emarsiya.com

میں سرورؑ کی غلامی کا شرف ہے پایا | قبلۂ دل ہے مرے حق میں نبیؐ کا جایا
حج کی نیّت سے جو کعبے کے مقابل آیا | سنگِ اسود کا بنا ہوں میں مجسم سایا

بستی آباد ہے دل میں مرے ارمانوں کی
میں نظر سے نہیں گر سکتا مسلمانوں کی

حق پہ مرجاؤنگا ۔ میرا ہے حسینی مسلک | مجھ کو حقّانیتِ شہؑ میں نہیں کچھ بھی شک
مجھ میں آتی ہے نظر رنگِ بلالی کی جھلک | ہے نمایاں مرے چہرے کی سیاہی میں چمک

روشنی قلب میں اس طرح کیا کرتا ہوں
رات کو سورۂ والیل پڑھا کرتا ہوں

میرے دل میں ہے ابوذرؓ کی غلامی کا وقار | رہا کرتا ہوں مئے حُبِ علیؑ سے سرشار
میرے کردار میں پوشیدہ ہے میثمؓ کا شعار | میں بھی کرسکتا ہوں حیدرؑ کی ثنا برسرِ دار

آنکھ والے مری تخمیر کی گِل کو دیکھیں
میرے چہرے کو نہ دیکھیں مرے دل کو دیکھیں

بولتی چالتی قنبرؓ کی ہوں میں اک تصویر | سارے عالم میں گدائی کی نہیں میری نظیر
دہر میں حضرتِ سجادؑ کے در کا ہوں فقیر | اپنے آقا کی ہوں زنجیرِ محبت میں اسیر

میرے مولاؑ کو ابھی تاب وتواں آجائے
میں تصدق جو ہوں بیمار شفا پا جائے

ظالمو۔رن میں دکھاتا ہوں میں اب اپنا کمال | رنگِ قنبرؓ میں کرونگا میں ابھی تم سے قتال
دیکھ آیا ہوں ابھی حضرتِ عباسؑ کا حال | میری جانب نگراں ہے رُخِ غازی کا جلال

نامِ حضرت سے بڑا کام لیا کرتا ہوں
اُن کی نظروں ہی کی ہمت پہ وغا کرتا ہوں

www.emarsiya.com

وہ شجاعت میں ہوئے وارثِ شاہِؑ خیبر
حرب کے فن میں وہ ہیں سارے عرب سے برتر
جب کبھی حضرتِ قاسم کو سکھاتے تھے ہُنر
رہتی تھی اُن کے ہر اک داؤ پہ بس میری نظر

میں سمجھتا ہوں اُنہیں جعفرِ طیّارِ حسینؑ
غائبانہ ہوں میں شاگردِ علمدارِ حسینؑ

شاہِؑ دیں حق پہ ہیں ۔ ہے ذات گرامی اُنکی
سب کو معلوم ہے برجستہ کلامی اُنکی
منزلت جانتے ہیں کوفی و شامی اُنکی
کس کو ملتی ہے حقیقت میں غلامی اُنکی

پست ۔نظروں سے نہ ہرگز ہوا مقسومِ غلام
ذہنِ شبیرؑ میں کچھ اور ہے مفہومِ غلام

کس کے فرزند یہ ہیں جو تھے شہِؑ ملکِ عطا
واقعہ یاد ہے یہ مجھ کو مرے مولاؑ کا
جامے دو مول لئے جن میں تھا ہر ایک نیا
جو گراں مایہ تھا دونوں میں وہ قنبرؓ کو دیا

جو خدا ترس ہیں خالق پہ نظر رکھتے ہیں
ایسے آقا ہی غلاموں کی خبر رکھتے ہیں

یاد آیا مجھے مولاؑ کی خلافت کا چراغ
بادِ مسموم کے جھونکوں میں تھا ایمان کا باغ
ہے عیاں دامنِ اسلام پہ صفّین کا داغ
شام کی ذہن کی زد پر تھا مدینے کا دماغ

دنیوی چال عجب رنگ سے دکھلاتے تھے
جنگ میں نیزوں پہ قرآن نظر آتے تھے

فکرِ عُقبا نہ تھی دُنیا کے طلبگاروں میں
حق شناسی نہ تھی باطل کے طرفداروں میں
دین کو بیچتے تھے شام کے بازاروں میں
آج تو گھیر لیا شاہؑ کو تلواروں میں

رن میں دُنیا کی ہوس کھینچ کے لے آئی ہے
پیشِ حق ۔لشکرِ باطل کی صف آرائی ہے

www.emarsiya.com

آلِ احمد ؐ کی غلامی میں نہیں میری مثال | مثلِ قنبرؓ کے مری راہِ مودّت میں ہے چال
تم ہو بدکار ۔ مرا خیر پہ ہے نیک مآل | میں اذاں دوں تو جہاں کو نظر آونگا بلالؓ

اُن کی آواز کا انداز تھا مطلوبِ خدا
میری آواز بھی کیونکر نہ ہو مرغوبِ خدا

بابِ سرورؑ سے ملی ہے مجھے بے شک عزت | خانۂ حضرتِ شبیرؑ ہے میری جنت
میں ہوں قسمت کا دھنی۔واہ ری میری قسمت | مل گیا چار اماموں کی زیارت کا شرف

زندگی نے مری عزت کا صدف پایا ہے
اس طرح میرے عناصر نے شرف پایا ہے

شاہ ع پر تیروں کی بوچھار نہ آنے دونگا | گرمئی آتشِ پیکار نہ آنے دونگا
اس طرف مجمعِ اشرار نہ آنے دونگا | اپنے آقا پہ کوئی وار نہ آنے دونگا

پڑتی ہے گیسوؤں پر جو۔وہ نظر ہوں شہؑ کی
ہے سیہہ رنگ سے ظاہر۔کہ سپر ہوں شہؑ کی

کسی بُزدل پہ میں کرتا نہیں میدان میں وار | پیروی کرتا ہے مولاؑ کی مرے ۔ میرا شعار
میں غلام اُن کا ہوں کہتے ہیں جسے سب کرّار | نام لیوا ہوں میں اُن کا جو تھے غیرِ فرّار

رن میں جو دادِ شجاعت کی دیا کرتے تھے
بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا کرتے تھے

آئیں نیزوں کو وہ لیکر جو جگر رکھتے ہیں | رہیں خودوں سے وہ ہشیار۔ جو سر رکھتے ہیں
ہاتھ وہ دیکھ لیں ۔ جو فن پہ نظر رکھتے ہیں | روک لیں وار کو میرے ۔ جو سپر رکھتے ہیں

تیغیں رکھتے ہو فقط رن میں اکڑنے کیلئے
دم کسی میں ہو اگر ۔ آئے وہ لڑنے کیلئے

www.emarsiya.com

شمر نے سُن کے یہ اعدا کو بہت اُکسایا
دیکھ کر غور سے میداں میں وہ یوں چلاّیا
اک شقی سہما ہوا جَونؑ کی جانب آیا
سانس لیتا ہے بلالِؓ حبشی کا سایا

لڑنہیں سکتا لبوں تک مری جاں آتی ہے
میرے کانوں میں اب آوازِ اذاں آتی ہے

اب کمانداروں نے کی قتل کی ملکر تدبیر
مل کے دس پانچ جولڑنے کیلیئے آئے شریر
رن میں آزاد ہوئے قید سے ترکش کے اسیر
یاعلیؑ کہکے جری نے بھی چلائی شمشیر

ذہنِ انصاف ہومیداں میں نہ کیوں اُلجھن میں
ایک بوڑھا ہے جوانوں کے مقابل رن میں

جنگ کا وقت ہے غازی کی ہے پُر غیظ نگاہ
بھاگتے بھاگتے کہتے ہیں وہ بن کر رُوباہ
نظریں ملتی ہیں تو گھبراتے ہیں شہؑ کے بدخواہ
آج پہلے پہل آتا ہے نظر شیرِ سیاہ

وقت موجود ہے مطلب کی براری کا ابھی
ابھی وہ دُور ہے۔ موقع ہے فرّاری کا ابھی

بھاگتے بھاگتے لللہ نہ پلٹو بھاگو
کون آتا ہے۔ یہ مُڑ کر بھی نہ دیکھو بھاگو
اپنے گھوڑوں کو بس اب قمچیاں مارو بھاگو
شیر۔ میداں میں نکل آیا ہے۔ بھاگو بھاگو

حَرَکت کی۔ کسی گھوڑے میں نہ ہمت ہوگی
شیر کی پھیل گئی بُو تو قیامت ہوگی

جَونؑ کی تیغ نے میداں میں کیا حشر بپا
اسکے شعلے نے ستمگاروں کو فی النّار کیا
زہر آلودہ نظر آتی ہے اب اسکی ہوا
یہ چکھاتی ہے اُنہیں بیعتِ فاسق کا مزا

رن میں ہاتھوں کی صفائی کا نہ چھوڑا دامن
خوں ٹپکنے لگا جب اِس نے نچوڑا دامن

www.emarsiya.com

یہ اکیلی نہیں ۔ ہمراہِ نظر چلتی ہے
اس کے چلنے کی نہیں ہوتی خبر ۔ چلتی ہے
سر اُڑے جاتے ہیں اُس سمت ۔ جدھر چلتی ہے
دستِ لرزاں میں ہے بوڑھے کی مگر چلتی ہے
جَونؑ کا قلب بنا آنکھوں کا تارا اس کا
جنگ ہے ابنِ مُظاہرؑ کی ۔ سہارا اس کا

حشر میدان میں کرتا ہے بپا اس کا غضب
یہ وہ آئینہ ہے جس میں نظر آتا ہے حلب
اس کو آتا ہے بہت خوب گلے ملنے کا ڈھب
اس کی پڑتی ہے ضیا رن میں ہر اک تیغ پہ اب
فوجِ اعدا کا رُکا جاتا ہے دم سینوں میں
اس کی صورت نظر آتی ہے سب آئینوں میں

تیغ چلنے جو لگی کٹنے لگے رن میں شریر
تھرتھرانے لگے میدان میں چلتے ہوئے تیر
کالی ناگن کی نظر آتی ہے رن میں تصویر
جَونؑ کے رنگ کا ہے عکس ۔ کہ آبِ شمشیر
سیف نے ۔ غیظ کے دریا کا اُبالا پانی
تیغ کا کھل کے برسنے لگا کالا پانی

رُخ جو سینے کا کیا ۔ قلبِ ستمگر کاٹا
مغزِ سر تک اُتر آئی ۔ جونہی مِغفر کاٹا
کبھی کاٹی ہے زرّہ اور کبھی بکتر کاٹا
دیکھا دستانہ ۔ تو اک ہاتھ چلا کر کاٹا
سُرخ رُو ۔ رن میں ہوی خون کو چاٹا ایسا
آٹھ ٹکڑے ہوا چار آئینہ کاٹا ایسا

تھک گیا ہوں میں بہت مجھ پہ نظر کر ساقی
رن میں لڑتا ہے وہاں جَونِؑ دلاور ساقی
اب یہاں بزم میں ہو گردشِ ساغر ساقی
مجھ پہ بھی لطف وکرم ہو پئے قنبرؓ ساقی
مرکزِ حُسنِ وِلا ذاتِ گرامی تیری
سب سے اعلیٰ ہے شرف میرا ۔ غلامی تیری

www.emarsiya.com

تیرے اوصاف میں خُلقِ نبوی کو دیکھا | حق کے رستے میں تری راہبری کو دیکھا
دل کے آئینے میں انوارِ جلی کو دیکھا | مگر ان آنکھوں سے تجھ کو نہ نبیؐ کو دیکھا

ہے تصور میں فضائے مَدَنی کا سایہ
مجھ پہ ساقی ہے اویسِ قَرَنیؓ کا سایہ

تجھکو آنکھوں میں گزرتے ہوئے دیکھونگا ضرور | مشکل آساں مری کرتے ہوئے دیکھونگا ضرور
دم ترا نزع میں بھرتے ہوئے دیکھونگا ضرور | اب نہیں دیکھا تو مرتے ہوئے دیکھونگا ضرور

تیرے دیدار سے مقصد مرا مل جائیگا
حاصلِ زندگی بن کر جو نظر آئیگا

دل سے شیدسئے نبیؐ ہے ترا شیدا ساقی | محوِ طاعت ہے ۔ تجھے دیکھنے والا ساقی
ہے کسوٹی ۔ تری صہبائے توّلا ساقی | جسکو پچتی نہیں وہ پی نہیں سکتا ساقی

جوشِ ایماں میں بھرا جام جو پی جاتا ہے
کوئی بوذرؓ کوئی سلمانؓ نظر آتا ہے

شکلِ قوسین ہے یا ہے خَمِ ابرو تیرا | حاملِ قوتِ خالق ہوا بازو تیرا
ایک دن فرقِ نبیؐ اور تھا زانو تیرا | ہوگیا وقت کی رفتار پہ قابو تیرا

یاد ہے تیری عبادت کا وہ منظر ساقی
کی زیارت تری ۔ سورج نے پلٹ کر ساقی

سر کبھی جُھک نہیں سکتا ترے سودائی کا | اوج ہے میری نظر میں تری بینائی کا
تیری ٹھوکر میں ہے اعجاز ۔ مسیحائی کا | فتحِ خیبر ہے نتیجہ تری انگڑائی کا

صوتِ احمدؐ پہ مدینے سے چلا آیا ہے
قوتِ نادِ علیؑ نے تجھے بلوایا ہے

www.emarsiya.com

آبِ الفت میں مرا قلب جو گُھل جاتا ہے
ذہن جب عقل کی میزان میں تُل جاتا ہے
پھر تو پیمانہ مرے نفس کا ڈھل جاتا ہے
نورِ واحد کا جو ہے راز ۔ وہ کُھل جاتا ہے

کیف میں آیتِ قرآنِ جلی پڑھتا ہوں
دل پہ لکھتا ہوں محمدؐ تو علیؑ پڑھتا ہوں

گھر گیا فوج میں وہ جَونِؑ دلاور ساقی
زرّہ بھی کٹ گئی اور کٹ گیا مِغفر ساقی
اُس پہ اب ٹوٹ پڑا شام کا لشکر ساقی
گر گیا پشتِ فرس سے وہ زمیں پر ساقی

دی صدا شاہؑ کو ۔ بھولیگا نہ احسان غلام
آپ پر ہوتا ہے میدان میں قربان غلام

سُن کے لاش پہ مظلوم کی آئے شبیرؑ
جَونؑ کے کان میں چپکے سے یہ بولی تقدیر
شہؑ نے حملہ جو کیا بھاگ گئے رن سے شریر
کھول کر آنکھوں کو خود دیکھ لے اپنی توقیر

واہ ری بندہ نوازی کہ ولی آئے ہیں
تیری بالیں پہ حسینؑ ابنِ علیؑ آئے ہیں

دیکھ اے تشنہ دہاں فیض کے دریا آئے
جان اب شوق سے دیدے کہ مسیحا آئے
طُورِ خُلقِ شہِؐ لولاک کے موسیٰؑ آئے
مسکرانے کا ہے یہ وقت کہ آقا آئے

تیرے لاشے پہ ہیں آزاد بنانے والے
آئے ہیں خطِ غلامی کے مٹانے والے

جَونؑ ۔ آیا ہے ترے درد کو پانے والا
آخری وقت کی مشکل سے بچانے والا
حکمِ حق سے ۔ تری قسمت کو بنانے والا
فخرِ آدمؑ ہے تری لاش پہ آنے والا

لیکن افسوس کہ آفات کو سہہ جائیگا
کس مپرسی کی فضاؤں میں یہ رہ جائیگا

www.emarsiya.com

عالمِ یاس میں جب شامِ غریباں ہوگی
اشکِ انجم کی تنِ شاہؑ پہ افشاں ہوگی
روحِ عباسِؑ علمدار پریشاں ہوگی
بیکسی لاشۂ شبیرؑ پہ گریاں ہوگی

لاش۔ عریاں جو نظر آئیگی لرزاں ہوگا
حُلّے جنت سے جو لایا تھا وہ حیراں ہوگا

گر کے گھوڑے سے بھی پُرغیظ ہے رن میں جیوٹ
اُس کی قسمت نے دی آواز۔کہ اے جونؑ پلٹ
سارے ارمانِ دلی آئے ہیں آنکھوں میں سمٹ
عجب انداز سے لیتی ہے غلامی کروٹ

منزلت عبد کی اب بڑھ گئی ہے شاہی سے
یہ ملا مرتبہ سرورؑ کی ہواخواہی سے

چُور زخموں سے ہے ریتی پہ پڑا ہے مُضطر
آپ آئے ہیں، میں تعظیم کو اُٹھوّں کیونکر
کہتا ہے۔اے مرے مولاؑ۔مرے آقا۔سرورؑ
آخری وقت ہو مجھ پر مرے آقا کی نظر

رحمتِ خاص کی چادر میں بدن ہے میرا
آپکی آنکھو نکے پردے میں کفن ہے میرا

شہؑ کے رُخ پر ہے نظر جونؑ کی آنکھونمیں ہے دم
دیکھا مرتے ہوئے اُس نے جو شہِؑ دیں کا کرم
جاں فدا شاہؑ پہ کی دل میں تھا ایماں محکم
مسکراتے ہوئے دُنیا سے گیا سوئے ارم

سجدہ گاہوں سے نمایاں ہوا اس کا بھی لہو
شاملِ خاکِ شفا ہوگیا اس کا بھی لہو

کی دُعا شہؑ نے کہ اے خالقِ افلاک و زمن
اس کا چہرہ ہو ترے فضل سے یارب روشن
مہرِ رحمت کی ترے اس پہ پڑے ایک کرن
مُشک کی طرح مُعطّر رہے خوشبو سے بدن

بزمِ ابرار میں تو اس کو بھی جادے یارب
معرفت اس کی محمدؐ سے کرادے یارب

www.emarsiya.com

اس روایت سے ہوی جونؑ کی ظاہر عظمت
پیشِ خالق ہے دُعائے شہِؑ دیں کی وقعت
کہاں پہنچاتی ہے زہراؑ کے پسر کی نصرت
دسویں دن آئی جو دفنِ شہدا کی نوبت

جستجو ۔ خود متلاشی کو لئے جاتی تھی
لاشۂ جونؑ سے یوں مُشک کی بُو آتی تھی

تجھ کو باقرؑ کہے کس طرح سے اے جونؑ غلام
صاحبِ عصرؑ بتائینگے ترا کیا ہے مقام
قلبِ آزادیٔ انساں پہ ہے کندہ ترا نام
تجھ پہ ماثورہ زیارت میں وہ کرتے ہیں سلام

حد ہے ۔ تجھ کو یہ شرف دے بنی آدم کا امامؑ
بــاَبــی انــتَ و اُمــیّ کہے عالم کا امامؑ

www.emarsiya.com